سلسلۂ مطبوعات (۲)

ہندو پاک کے فقہی مکاتبِ فکر اور اسلامی فرقے

مرتبہ: محمد عبد الرشید ندوی

ناشر: کمپیوٹر اردو کتابت سینٹر، ندوی منزل، ندوہ روڈ، لکھنؤ، یوپی

محرم الحرام ۱۴۱۳ھ مطابق جولائی ۱۹۹۲ء

سلسلہ مطبوعات {۲}

ہند و پاک کے فقہی مکاتب فکر اور اسلامی فرقے

مرتبہ

محمد عبد الرشید ندوی

ناشر

کمپیوٹر اردو کتابت سینٹر

"ندوی منزل" ندوہ روڈ، لکھنؤ۔۷ یوپی

۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹۹۱ء

نام کتاب : ہندوپاک کے فقہی مکاتب فکر اور اسلامی فرقے

نام مرتب : محمد عبدالرشید ندوی

کتابت : کمپیوٹر اردو کتابت سنٹر "ندوی منزل" لکھنؤ

اشاعت : رمضان ۱۴۱۲ھ مارچ ۱۹۹۲ء

ناشر : کمپیوٹر اردو کتابت سنٹر
"ندوی منزل" ندوہ روڈ، لکھنؤ ۷

تعداد : تین ہزار

قیمت : پانچ روپیہ

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ "حراء" پوسٹ بکس نمبر ۳۷۴، ندوہ روڈ۔ لکھنؤ

(۲) جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام ۹۸/۷۲ ناظر باغ، کانپور

(۳) "مکتبہ ندویہ" پوسٹ بکس نمبر ۹۳ لکھنؤ ۷

(۴) مکتبہ "حکمات" معرفت ندوہ۔ لکھنؤ-۷

☆ ☆ ☆

فہرست

☆☆☆

مطالعہ سے پہلے

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين ○

یہ رسالہ اصلاً اس مقالہ کی تمہید کا ایک حصہ ہے جو " امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی ریاض سعودی عرب " کے زیر اہتمام ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے لیئے عربی زبان میں لکھا گیا تھا۔ مقالہ کا عنوان تھا " چودہویں صدی ہجری کے مفسرین اور ان کی تفسیریں " پھر افادہ عام کے لیئے اس کا ترجمہ ماہنامہ " محکمات " کانپور انڈیا میں شائع کیا گیا جس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔

اس رسالہ کی افادیت کے پیش نظر اس پر دوبارہ نظر ثانی کی گئی ہے، اور اس میں مزید معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے، اس لیئے اب یہ پہلے سے زیادہ مفید ہو گیا ہے، اور کمپیوٹر سے اس کی کتابت کرا کر اہتمام سے شائع کیا جارہا ہے۔

یہ مضمون اصلاً عربی زبان میں لکھا گیا تھا اور اس کا بعض حصہ اردو کتابوں سے عربی میں منتقل کیا گیا تھا لیکن اس کا ترجمہ کرتے وقت چونکہ اصل اردو مراجع دستیاب نہیں تھے اس لیئے عربی سے اردو میں اس کا ترجمہ کر دیا گیا ہے لہٰذا مضمون کی عبارت کا حوالہ کی عبارت کے مطابق ہونا ضروری نہیں ہے البتہ دونوں کا مفہوم انشاء اللہ ایک ہی ہوگا۔

جن صاحب کو اس رسالہ سے کوئی فائدہ پہنچے ان سے درخواست ہے کہ وہ مجھے کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله و اصحابه اجمعين ○

قيادة القوات البحرية الملكية السعودية
ادارة متابعة المشاريع، پوسٹ بکس ۲۲۳۶۳
الرياض ۱۱۴۹۵ (سعودی عرب)
یکم رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

ہندو پاک کے فقہی مکاتب فکر اور اسلامی فرقے

محمد عبد الرشید ندوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم ○

پہلی صدی ہجری ہی میں مسلمان دو حصوں میں تقسیم ہو گئے ایک طبقہ اہل سنت والجماعت یعنی سنی کہلایا۔ دوسرا طبقہ اہل تشیع یعنی شیعہ کہلایا۔ پھر آگے چل کر اہل سنت والجماعت فقہی اعتبار سے پانچ مکتب فکر یا مسلک میں بٹ گئے یعنی اہل حدیث، حنفی، شافعی، مالکی، اور حنبلی ان پانچوں کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ یہ تمام مسالک قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں اور حق پر ہیں، جو شخص ان میں سے کسی پر بھی عمل کرلے گا وہ انشاء اللہ آخرت میں کامیاب و کامراں ہوگا،اس کے علاوہ باقی دینی فرقے یا جماعتیں یا تو گمراہ ہیں یا پھر اسلام سے خارج ہیں، چنانچہ ساری دنیا میں یہی پانچ مسلک رائج ہیں۔ براعظم ایشیاء کے اکثر حصے میں امام ابوحنیفہ کے مسلک پر، براعظم افریقہ کے اکثر حصے میں امام مالک کے مسلک پر، انڈونیشیا اور ایشیاء کے جنوبی جزائر میں امام شافعی کے مسلک پر، اور پورے جزیرۃ العرب میں امام احمد بن حنبل کے مسلک پر عمل ہوتا ہے۔ مسلک اہل حدیث پر عمل کرنے والے لوگ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ موجود ہیں۔ ان مسالک کے حامی علماء نہ تو ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں بلکہ دوسرے مسلک والے کو بھی حق پر سمجھتے ہیں البتہ اپنے مسلک کو دوسرے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ان پانچوں مسلکوں میں جو اختلاف ہے وہ صرف قرآن و حدیث کو سمجھنے اور ان سے مسائل کا استنباط و استخراج کرنے میں ہے۔□

ہندو پاک میں حنفی مسلک کی آمد و ترقی

شمالی ہندوستان {۱} میں حنفی مسلک پہلی صدی ہجری میں اسلامی فتوحات کے ساتھ آیا، البتہ جنوبی ہندوستان خصوصا مدراس، ملیبار اور کوکن میں شافعی مسلک مختلف عرب تاجروں کے ذریعہ آیا علماء احناف نے علم فقہ اور اصول فقہ پر بڑی محنت کی اسلئے حنفی مسلک جنوبی ہندوستان کے علاوہ سارے ہندوستان میں پھیل گیا البتہ سندھ میں ابتدائی چار صدیوں تک علم حدیث پھیلتا اور ترقی کرتا رہا، اور ثقافتی و تمدنی اعتبار سے سندھ اسلام کے قلعوں میں سے ایک قلعہ بن گیا چوتھی صدی ہجری کے بعد یہاں بھی علم حدیث عنقاء ہو گیا، یہ وہ دور تھا کہ جب سندھ سے عربوں کی حکمرانی ختم ہو گئی

اور غزنویوں اور غوریوں کی حکومت ہو گئی یہ حال دسویں صدی ہجری تک رہا۔ احناف فقہ و اصول فقہ تک محدود ہو کر رہ گئے۔ وہ بھی تقلیداً نہ کہ تحقیقاً۔ حنفی مسلک کے لئے تعصب اور تنگ نظری بڑھ گئی یہی وجہ ہے کہ فقہ حنفی پر سب سے زیادہ شروح و حواشی لکھے گئے نصوص و حکمات کو چھوڑ کر فتاوی اور روایات پر انحصار کر لیا گیا، مسائل و اجتہادات کو احادیث سے تطبیق دینا چھوڑ دیا گیا {۲} ۔ یہی حال سارے ہندوستان {۱} کا رہا یہاں تک کہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے گیارہویں صدی ہجری میں حدیث اور علم حدیث کو تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ ہندوستان میں دوبارہ متعارف کرایا۔ پھر شاہ ولی اللہ دہلوی ۱۱۱۴-۱۱۷۶ھ اور انکے تینوں صاحبزادے شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین کا دور آیا۔ ان حضرات کی وجہ سے ہندوستان {۱} میں دوبارہ حدیث اور علم حدیث کا احیاء ہوا اور مذہبی تعصب آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا اور لوگ ذہنی طور پر مذہبی تقلید اور جمود سے آزاد ہونے لگے۔ {۳}

شاہ ولی اللہ دہلوی کی آراء و افکار سے اکثر علماء براہ راست یا بالواسطہ متاثر ہوئے، اجتہاد و تقلید کے سلسلہ میں شاہ صاحب کے جو نظریات و افکار تھے ان کو بالواسطہ مختلف علماء نے مختلف انداز سے سمجھا اور اس کو اختیار کیا، پھر آگے چل کر بعض علماء نے اپنی سمجھ اور فہم کے مطابق اور مغربی علوم و افکار سے متاثر ہو کر کچھ نئے نظریات پیش کئے پھر ان ہی نظریات کی بناء پر کچھ نئے فرقوں کی بنیاد پڑی جن میں سے بعض تو گمراہ ہیں اور بعض خارج از اسلام ہیں۔ ان فرقوں کی وجہ سے ہندوستانی معاشرہ اور صحیح اسلامی فکر بھی متاثر ہوئی۔

شاہ صاحب نے اجتہاد و تقلید کے موضوع پر ایک رسالہ "عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید" کے نام سے تحریر کیا ہے جس میں علماء کے لئے تقلید کو حرام قرار دیا ہے اور عوام الناس کے لئے تقلید کو لازمی قرار دیا ہے۔ آپ اصولی طور پر حنفی المسلک تھے لیکن ہر مسئلہ میں تحقیق و جستجو کے بعد ہی امام صاحب کا مسلک اختیار کرتے تھے، اگر تحقیق کسی اور امام کے مسلک کو درست ثابت کرتی تھی تو امام ابو حنیفہ کا مسلک چھوڑ کر دوسرے امام کا مسلک اختیار کر لیتے تھے یہی وجہ ہے کہ شاہ صاحب کا عمل مختلف مسالک پر ملتا ہے۔ آپ نے اندھی تقلید اور وراثتی تعصب پر محض تنقید ہی نہیں کی بلکہ اپنے بعد آنے والوں کے لئے تحقیق و جستجو کی راہ بھی متعین کی اور شرعی مسائل کو کتاب و سنت کے دلائل و براہین سے آراستہ کرنے کی طرح ڈالی۔ {۴}

"جو علماء شاہ صاحب کے نظریات و افکار سے متاثر ہوئے وہ اولاً دو بڑے طبقوں میں تقسیم ہو گئے۔ پہلا طبقہ وہ ہے جس نے چاروں ائمہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کو ضروری قرار دیا، اس طبقہ میں علماء احناف پیش پیش رہے۔ دوسرے طبقہ نے کسی بھی امام کی تقلید کو ناجائز قرار دیا یہ

عین ثواب سمجھتے ہیں، البتہ آپ کو عالم غیب نہیں سمجھتے۔

(۳) دین میں غلو اور انتہا پسندی کے بجائے اعتدال کے قائل ہیں اور مسلمانوں کی تکفیر سے اجتناب و احتیاط لازم سمجھتے ہیں۔

(۴) ہر ایسے عقیدے اور رسم و رواج کے خلاف ہیں جو توحید کے تصور پر اثر انداز ہوتا ہو۔

(۵) انبیاء کرام کی عصمت اور ان کی عبودیت و بشریت کے قائل ہیں۔

(۶) سوائے اللہ کے کسی کو حاضر و ناظر نہیں تسلیم کرتے۔

(۷) مروجہ مجالس میلاد اور عرس و قوالی فاتحہ، تیجہ، چالیسواں، برسی وغیرہ کو بدعت کہتے ہیں۔

(۸) قبر میں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی دنیاوی زندگی کے بجائے برزخی زندگی کے قائل ہیں جس کی کیفیت اللہ کے سوا کسی کو نہیں معلوم ہے۔

(۹) انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی عظمت و بزرگی کے قائل ہیں لیکن ان سے اپنی حاجت طلب کرنے اور ان کو دنیا میں متصرف ماننے کو شرک سمجھتے ہیں۔ □

دیوبندی اور بریلوی

جناب احمد رضا خاں صاحب نے جب قرآن و حدیث کی غلط تاویل کے ذریعہ اپنے غلط عقائد کو ثابت کرنا چاہا تو اس کے رد کے لیئے احناف میں سے علماء دیوبند ہی سب سے پہلے آگے بڑھے علماء اہل حدیث بھی آگے آئے لیکن چونکہ اکثریت علماء دیوبند کی تھی اور عقائد بھی دونوں کے تقریباً ایک ہی ہیں اس لیئے بریلوی علماء نے اپنے تمام مخالفوں کو دیوبندی کہنا شروع کر دیا خواہ دیوبند سے اس کا کوئی تعلق ہو یا نہ ہو، اسی طرح علماء بریلی نے اپنے مخالفوں کو ایک دوسرے نام و لقب "وہابی" سے بھی پکارنا شروع کیا۔ اس نام و لقب سے سب سے پہلے انگریزوں نے اہل حجاز و نجد یعنی اہل سعودی عرب کو پکارنا شروع کیا جس کی وجہ یہ تھی کہ محمد بن عبد الوہاب ۱۷۰۳ – ۱۷۹۲ء نے جو مسلکاً حنبلی تھے جب غیر اللہ کے سامنے سر جھکانے، قبروں اور ولیوں سے مدد مانگنے، نیکو کار بندوں کو معبود بنانے، پکی قبر بنانے اور قبر پر عمارت بنانے اور دیگر بدعات و رسوم کو ختم کرنے کی کوشش شروع کی تو انگریزوں نے ان کی اس اصلاحی تحریک کو بدنام کرنے اور اس سے سیاسی فائدہ اٹھانے کے لیئے ان کے کافر ہونے کا زبردست پروپیگنڈا کیا اور ان کو وہابی کے نام سے بدنام کیا۔ اس طرح گویا وہابی کافر کے ہم معنی ہو گیا۔ چونکہ محمد بن عبد الوہاب کی تمام اصلاحی کوششیں بریلوی مسلک و عقائد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والی تھیں اس لیئے وہ بھی بریلوی علماء کے نزدیک کافر ٹھہرے۔ سعودی حکمراں آل سعود چونکہ مسلک کے اعتبار سے حنبلی ہیں اور محمد بن عبد الوہاب کو اپنا دینی رہنما و پیشوا سمجھتے ہیں اسی لیئے موجودہ سعودی حکومت بھی بریلوی علماء کے نزدیک کافر ہے۔ مختصر یہ کہ بریلوی حضرات اپنے مخالف

مسلک والے کو دیوبندی کہتے ہیں یا وہابی کہتے ہیں خواہ اس کا کوئی تعلق دیوبند سے ہو یا نہ ہو اور اس کا مسلک حنفی ہو یا حنبلی ہو یا پھر اہل حدیث ہو غرض یہ کہ ان کا ہر مخالف دیوبندی ہے یا وہابی ہے اور نتیجۃً کافر ہے۔ ❑

بریلوی جماعت

بریلوی جماعت اپنے بانی و مؤسس مولانا احمد رضا خاں صاحب ۱۸۵۶۔۱۹۲۱ء کی جائے پیدائش شہر "بریلی" کی طرف منسوب ہے۔ یہ جماعت امام ابو حنیفہ کے مسلک پر شدت سے تقلید کرنے کی حامی ہے اس جماعت کے علماء اپنے ہم مسلک و ہم خیال لوگوں کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں اور علماء دیوبند، علماء ندوۃ العلماء علماء اہل حدیث، جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت اور دیگر جماعتوں کو دیوبندی، وہابی اور غیر مقلد کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان تمام اداروں کے ذمہ دار اور دوسری تمام جماعتیں اور ان کے ذمہ دار نعوذ باللہ سب کافر ہیں، اور جو ان کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے، تنہا ان کی جماعت مسلمان ہے باقی سب گمراہ ہیں {۷}

مولانا عبدالحئ حسنی اپنی کتاب نزھۃ الخواطر جلد ہشتم میں احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں۔

> وہ (یعنی احمد رضا خاں صاحب) فقہی اور کلامی مسائل میں بہت متشدد تھے، کفر کا فتوی لگانے اور مسلمانوں کے درمیان تفریق ڈالنے میں جلد باز تھے۔ انکے اپنے عقیدے اور تحقیق کے مطابق کسی شخص پر کفر کا فتوی لگانے کے بعد کوئی لچک یا نرمی نہ ہوتی تھی اور نہ ایسے شخص کے بارے میں کسی تاویل کی گنجائش ہوتی، جو انکی موافقت نہ کرتا وہ بھی کفر کے فتوی سے نوازا جاتا، ہمیشہ ہر اصلاحی تحریک کے پیچھے پڑے رہتے، مختلف رسائل و کتب علماء ندوۃ العلماء اور علماء دیوبند کے تکفیر کے سلسلہ میں تصنیف کئے پھر تکفیر میں اس انتہا کو پہنچ گئے کہ یہ تک لکھ دیا کہ جو کوئی ان لوگوں کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے {۸}

اب بریلوی علماء کی کتابوں سے چند اقتباسات ملاحظہ کریں جن میں مختلف لوگوں کو کفر کے فتوی سے نوازا گیا ہے۔

(۱) تم پر لازم ہے کہ عقیدہ رکھو بے شک نذیر حسین دہلوی کافر و مرتد ہے اور اسکی کتاب معیار الحق کفری قول اور نجس تر از بول ہے وہابیہ کی دوسری کتابوں کی طرح۔

(۲) جو شاہ اسماعیل اور نذیر حسین وغیرہ کا معتقد ہو ابلیس کا بندہ جہنم کا کندہ ہے اہل حدیث

سب کافر و مرتد ہیں {۹}

(۳) کفر میں مجوس یہود و نصاری سے بد تر ہیں ہندو مجوس سے بد تر ہیں اور وہابیہ ہندوؤں سے بھی بد تر ہیں {۱۰}

مزید لکھتے ہیں وہابیہ اصلاً مسلمان نہیں ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے ان سے مصافحہ ناجائز و گناہ ہے جس نے کسی وہابی کی نماز جنازہ پڑھی تو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے {۱۱}

(۴) وہابی ہر کافر اصلی یہودی نصرانی بت پرست اور مجوسی سب سے زیادہ اخبث اضر اور بد تر ہے {۱۲}

(۵) دیوبندی عقیدہ والوں کے کتابیں ہندوؤں کی پوتھیوں سے بد تر ہیں ان کتابوں کو دیکھنا حرام ہے {۱۳}

(۶) دیوبندیوں کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے {۱۴}

(۷) ندوۃ العلماء کو ماننے والے دہریئے اور مرتد ہیں {۱۵}

(۸) ندوہ کھچڑی ہے ندوہ تباہ کن کی شرکت مردود اس میں صرف بد مذہب ہیں {۱۶}

بریلوی جماعت کے عقائد کے سلسلہ میں "اسلامی انسائیکلوپیڈیا" میں" بریلوی تحریک " کے ذیل میں لکھا ہے۔

" آنحضور انسانوں میں سے تھے مگر مظہر نور خدا تھے اس لیئے آپ کو بشر کہنا یا بھائی یا برابری کے لقب سے پکارنا حرام ہے ..... آنحضور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، روز قیامت آپ شفاعت کریں گے، نیز اس دنیا میں بھی آپ مسلمانوں کی مدد کو پہنچتے ہیں، آپ سے مدد مانگنا اور یارسول اللہ کا نعرہ لگانا جائز ہے ..... ان یعنی اولیاء کرام کی کرامات موت کے بعد بھی بدستور رہتی ہیں، وہ بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور ان سے بھی مدد مانگی جاتی ہے ..... صوفیاء اور اولیاء امت کے ستون ہوتے ہیں، چالیس ابدال ہر وقت دنیا میں موجود ہوتے ہیں جو آفتوں کو ٹالتے رہتے ہیں، ان کے ذریعہ خلق کی حیات، روزی اور تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں..... بریلویوں کے نزدیک جائز امور میں .....اولیاء اللہ کے مزاروں پر حاضری دینا، نیاز دینا، ان سے مدد مانگنا..... فاتحہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ کرنا..... میت کے ساتھ بزرگان دین کے تبرکات، غلاف کعبہ، شجرہ یا عہد نامہ رکھنا، تدفین کے بعد اذان دینا پختہ قبر بنانا ..... قبروں پر پھول چڑھانا اور چراغ جلانا، اولیاء اللہ کے نام پر جانور پالنا، عبدالنبی یا عبدالرسول وغیرہ نام رکھنا، اچھے اچھے کھانوں پر ختم دلانا اور گیارھویں شریف وغیرہ کا ختم دلانا شامل ہے۔

بریلوی جماعت کے وہ عقائد جو سراسر قرآن و حدیث کے خلاف ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

{الف} حضرت محمد مصطفی ﷺ عالم الغیب ہیں۔

(۱) لوح و قلم کا علم جس میں تمام ماکان ومایکون ہے حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے {۱۸}

(۲) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عالم کی کوئی شیئ پردہ میں نہیں یہ روح پاک عرش اور اس کی بلندی و پستی دنیا و آخرت جنت و دوزخ سب پر مطلع ہے کیونکہ یہ سب اسی ذات جمع کمالات کے لیئے پیدا کی گئی ہیں {۱۹}

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو بھی جانتے اور تمام موجودات مخلوقات ان کے جمیع احوال کو تمام و کمال جانتے ہیں ماضی حال مستقبل میں کوئی شیئ کسی حال میں ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی نہیں {۲۰}

(۴) صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے" {۲۱}

(۵) قیامت کب آئے گی مینھ کب کہاں اور کتنا برسے گا مادہ کے پیٹ میں کیا ہے کل کیا ہو گا فلاں کہاں مرے گا یہ پانچوں جو آیت کریمہ میں مذکور ہیں ان سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیوں کر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہو سکتی ہیں حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہاں کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شیئ انہیں سے ہے {۲۲}

{ب} حضور ﷺ اور دیگر اولیاء اللہ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن ہر مقام پر حاضر و ناظر ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کو اپنی نظر مبارک سے دیکھ رہے ہیں۔ {۲۳}

نبی علیہ السلام نہ کسی سے دور ہیں اور نہ کسی سے بے خبر ہیں۔ {۲۴}

(۲) جناب احمد یار گجراتی صاحب اپنی کتاب "جاء الحق" صفحہ ۱۵۰ میں تحریر کرتے ہیں۔

(۳) اولیاء اللہ ایک آن میں چند جگہ ہو سکتے ہیں اور ان کے بیک وقت چند اجسام ہو سکتے ہیں" پھر صفحہ ۱۵۴ میں لکھتے ہیں " حضور علیہ السلام کو دنیا میں سیر فرمانے کا اپنے صحابہ کرام

کی روحوں کے ساتھ اختیار ہے "آپ کو بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے ۔..... اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا ان کے لیئے گناہوں سے استغفار کرنا ان سے دفع بلا کی دعا فرمانا اطراف زمین میں آنا جانا اس میں برکت دینا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مرجائے تو اس کے جنازہ میں جانا یہ حضور علیہ السلام کا مشغلہ ہے {۲۵}

(۴) جناب احمد رضا خاں صاحب سے معلوم کیا گیا کہ کیا اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں تو انھوں نے جواب دیا "اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں {۲۶}

(۵) احمد رضا خاں صاحب اپنی کتاب خالص الاعتقاد صفحہ ۴۰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہیں "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے " اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۶ پر تحریر ہے "حضور علیہ السلام کی نگاہ پاک ہر وقت عالم کے ذرہ ذرہ پر ہے اور نماز ' تلاوت قرآن ' محفل میلاد شریف ' اور نعت خوانی کی مجالس میں اسی طرح صالحین کی نماز جنازہ میں خاص طور پر اپنے جسم پاک سے تشریف فرما ہوتے ہیں {۲۷}

(۶) کتاب تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر ص ۱۸ پر درج ہے " اہل اللہ اکثر و بیشتر بحالت بیداری ' اپنی جسمانی آنکھوں سے حضور کے جمال مبارک کا مشاہدہ کرتے ہیں " مزید یہ کہ " نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم مبارک اور روح قدس کے ساتھ زندہ ہیں اور بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اطراف زمین اور ملکوت اعلی میں جہاں چاہتے ہیں سیر اور تصرف فرماتے ہیں اور حضور علیہ السلام اپنی اس ہیئت مبارکہ کے ساتھ ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز بدلی نہیں ہے اور بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری آنکھوں سے غائب کردیئے گئے ہیں جس طرح ملائکہ غائب کردیئے گئے ہیں حالانکہ وہ سب اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں " {۲۸}

{ج} حضور ﷺ انسان نہ تھے بلکہ نور تھے۔

(۱) رسول اللہ کے نور سے ہیں اور ساری مخلوق آپ کے نور سے ہے۔ {۲۹}

اسی سلسلہ کے چند شعر بھی ملاحظہ ہوں۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا ... سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا ... تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا {۳۰}

جب کہ قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے "قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی" سورہ الکھف آیت ۱۱۰ یعنی اے رسول آپ فرما دیجئے کہ بیشک میں تمہاری مثل ایک انسان ہوں فرق

یہ ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے۔

(۳) حضور کے سلسلہ میں احمد رضا خاں صاحب کا ایک شعر یہ بھی سن لیں اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ بندہ اور خدا میں کوئی فرق ہے یا نہیں ہے۔

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر..... اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر [۳۱]

[د] حضور ﷺ مختار کل ہیں

(۱) کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔ [۳۲]

(۲) ہر چیز، ہر نعمت ہر مراد ہر دولت دین میں آخرت دول سے آج تک آج سے ابد الآباد تک جسے ملی یا ملتی ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے ملی اور ملتی ہے۔ [۳۳]

(۳) تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملکوت السماوات والارض حضور کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں رزق خوراک اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ [۳۴]

عام مسلمانوں میں یہ عقائد پہلے سے موجود تھے البتہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے ان عقائد کو قرآن و حدیث سے غلط طور پر ثابت کیا اس اعتبار سے یقیناً وہ بیسویں صدی کے "مجدد" تھے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں، قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا ہے اس ترجمہ پر مولانا امجد علی خاں صاحب نے "کنز العرفان" کے نام سے حاشیہ بھی لکھا ہے۔ قرآن کا یہ ترجمہ اور حاشیہ خلیجی ممالک اور سعودی عرب میں اانا ممنوع ہے ان کے اساتذہ میں غلام احمد قادیانی کے بھائی غلام قادر بھی شامل ہیں!

ڈاکٹر جلیل احمد پروفیسر جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سے ان کے بارے میں بات آئی تو انھوں نے کہا کہ میں نے خود "برٹش میوزیم لندن" میں بعض ایسے خطوط دیکھے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ احمد رضا خاں صاحب کو حکومت برطانیہ سے ایک مقررہ رقم ملتی تھی، ایک دوسرے صاحب نے بتایا جن کا نام یاد نہیں رہا کہ یہ مقررہ رقم ان کو رامپور کے شیعہ نواب کی معرفت ملتی تھی۔ ⌐

شیعہ فرقہ

شیعہ فرقہ ابتدائے اسلام سے موجود ہے، البتہ اس فرقہ کا تشخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں قائم ہوا، اس فرقہ کا بانی عبداللہ بن سبا ہے، جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ظاہری طور پر اسلام قبول کرلیا لیکن اندر سے منافق رہا، اسی نے کمزور ایمان والوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بھڑکایا اور بالآخر آپ کو شہید کراکے دم لیا۔ {۳۵}

یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے حضرت علی کے بارے میں کہا کہ "بیشک علی ہی خدا ہیں، ابن ملجم نے حضرت علی کو شہید نہیں کیا ہے بلکہ شیطان کو قتل کیا ہے جس نے ان کی شکل اختیار کرلی تھی، حضرت علی بادلوں میں پوشیدہ ہیں، بجلی کی کڑک آپ ہی کی آواز ہے اور بجلی کی چمک آپ ہی کا کوڑا ہے، ایک وقت آئے گا جب آپ زمین پر تشریف لائیں گے اور اس کو عدل وانصاف سے بھردیں گے اور اپنے دشمنوں سے انتقام لیں گے۔ {۳۶}

پہلے ان لوگوں کو "شیعان علی" کہاجاتا تھا، بعد میں یہی فرقہ "شیعہ" کہلایا پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا اسکے اندر مزید فرقے پیدا ہوتے چلے گئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی کتاب "التحفۃ الاثنی عشریۃ" میں شیعوں کے ۷۳ تہتر فرقوں کے نام گنائے ہیں۔ مثلاً اثنا عشری، مہدوی، نصیری، بوہرہ، زیدیہ، امامیہ، بابیہ، بہائیہ، آغاخانی، اسماعیلیہ وغیرہ۔ ہند وپاک اور ایران کے شیعہ حضرات میں سے اکثریت کا تعلق "اثنا عشری" فرقہ سے ہے، اس ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی تمام فرقوں کو گمراہ کہا جاتا ہے، اثنا عشری فرقہ کو ابتک حق پر سمجھا جاتا رہا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعہ حضرات اپنے عقائد کی کتابیں سنیوں سے چھپا کر رکھتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک علم کا چھپانا پھیلانے سے زیادہ افضل ہے، لیکن علامہ خمینی کے جذبہ "تبلیغ شیعیت" نے آخر ان عقائد پر سے پردہ اٹھا ہی دیا جس پر صدیوں سے پردہ پڑا ہوا تھا، وہ چونکہ "شیعیت" کو ایک عالم گیر مذہب بنانا چاہتے تھے اسی لئے انہوں نے اس سلسلہ میں کئی کتابیں لکھیں اور ایرانی سفارت خانوں کے ذریعہ ان کی خوب تشہیر کرائی، اس طرح شیعوں کے جن عقائد کے بارے میں پہلے صرف سنا جاتا تھا ان کی توثیق ہوگئی۔ حیرت ہے کہ ان لوگوں کے مندرجہ ذیل عقائد ہونے کے باوجود ان کو اب تک مسلمان کیوں سمجھا جاتا رہا اور ان کو قادیانیوں کی طرح بہت پہلے ہی "غیر مسلم" کیوں نہیں قرار دیدیا گیا تھا۔

شیعہ فرقہ کے بنیادی عقائد

(۱) قرآن کریم جیسا نازل ہوا تھا ویسا باقی نہیں رہا اس میں کمی زیادتی کردی گئی ہے۔ {۳۷} مثلاً آیت ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد له عزما ○ آیت ۱۱۵ سورہ طہٰ یعنی ہم نے آدم علیہ السلام کو پہلے ہی ایک حکم دیا تھا (کہ اس درخت کے پاس نہ جائیں) مگر وہ بھول گئے۔ شیعوں کی کتاب اصول کافی صفحہ ۲۶۳ میں ہے کہ اصل میں آیت اسطرح تھی مگر اس میں تحریف کردی گئی" ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و علی و فاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی.....هکذا والله انزلت علی محمد صلی الله علیه و آله وسلم (یعنی اور ہم نے پہلی ہی حکم دیا تھا آدم کو کچھ باتوں کا محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے اماموں کے بارے میں پھر وہ آدم بھول گئے ے راوی امام جعفر صادق نے فرمایا) خدا کی قسم یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ {۳۸}

(۲) اس قرآن کے علاوہ ایک قرآن اور ہے جس کا نام "مصحف فاطمہ" ہے، اس میں قرآن سے تین گنا زائد آیتیں ہیں، اور اس میں موجودہ قرآن کا ایک لفظ بھی نہیں ہے۔ {۳۹} تفصیل کے لئے دیکھئے اصول کافی صفحہ ۱۴۷

یہاں پر ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ شیعہ حضرات کے پاس جس طرح اپنا الگ قرآن ہے اسی طرح حدیث کی کتابیں بھی الگ ہیں یہ لوگ صحیح بخاری صحیح مسلم موطا امام مالک سنن ابوداؤد سنن نسائی سنن ابن ماجہ وغیرہ کو نہیں مانتے شیعہ عالموں کی فرضی گرہی ہوئی حدیث کی کتابوں کو مانتے ہیں۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے چار یا چھ صحابہ کرام کے باقی سب صحابہ نعوذ باللہ مرتد ہوگئے تھے۔ {۴۰} بلکہ فروع کافی جلد سوم کتاب الروضہ ص ۱۱۵ میں ہے کہ سوائے حضرت مقداد بن الاسود حضرت ابوذر غفاری اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سارے صحابہ کرام نعوذ باللہ مرتد ہوگئے تھے۔ {۴۱}

(۴) ان کے بارہ امام نبیوں و رسولوں کی طرح معصوم ہیں، ان کا منکر کافر ہے، ان کی اطاعت نبیوں اور رسولوں کی طرح واجب ہے، ان کو کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ یہی نہیں بلکہ مشہور شیعہ عالم علامہ باقر مجلسی اپنی فارسی کتاب حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں "امامت کا درجہ نبوت و پیغمبری سے بالاتر ہے {۴۲}

(۵) متعہ یعنی بغیر گواہوں کے وقتی نکاح مثلاً گھنٹے دو گھنٹے، ہفتے دو ہفتے، مہینے دو مہینے، سال دو

سال، کے لئے کرنا جائز ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آیت اللہ خمینی کی عربی کتاب تحریر الوسیلہ صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۲ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ طوائف سے بھی متعہ کرنے کے قائل ہیں لکھتے ہیں یجوز التمتع بالزانیة علی کراھة خصوصاً لو کانت من العواھر المشھورات بالزنا یعنی زانیہ عورت سے متعہ کرنا کراہت کے ساتھ جائز ہے خصوصاً جب کہ وہ مشہور پیشہ ور طوائف میں سے ہو۔ {۴۳}

(۶) کتمان علم یعنی علم دین کو چھپانا اس کو پھیلانے سے زیادہ افضل ہے۔

"اصول کافی "صفحہ ۴۸۵ پر تحریر ہے" امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اے سلیمان تم ایسے دین پر ہو کہ جو شخص اس کو چھپائے اس کو اللہ تعالی کی طرف سے عزت عطا ہو گی اور جو اس کو ظاہر اور شائع کریگا اس کو اللہ ذلیل و رسوا کریگا۔ اسی کتاب کے صفحہ ۴۸۶ میں امام باقر سے روایت ہے کہ مجھے اپنے متبعین میں سب زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی، سب سے زیادہ سمجھ دار، اور سب سے زیادہ میری حدیث کو چھپانے والا ہے۔ {۴۴}

(۷) تقیہ کرنا یعنی اصل بات کو چھپانا اور مصلحتاً جھوٹ بولنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔

اصول کافی صفحہ ۴۸۲ میں ابو عمیر عجمی سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہا اے عمیر دس میں سے نو حصہ دین "تقیہ" میں ہے، جس نے تقیہ نہ کیا اس کا کوئی دین نہیں۔

اصول کافی صفحہ ۴۸۳ میں ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ تقیہ میرے اور میرے باپ دادا کے دین کا حصہ ہے، جس نے تقیہ نہ کیا وہ صاحب ایمان نہیں۔ {۴۵}

یہ سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ جو شخص قرآن مجید میں تبدیلی کرنے کا، ایک دوسرے قرآن "مصحف فاطمہ" پر ایمان رکھنے کا، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کے نعوذ باللہ مرتد ہونے کا، اللہ کے علاوہ کسی اور کو حلال و حرام کرنے کے اختیار دینے کا، متعہ کرنے کا، تقیہ کرنے کا قائل ہو تو کیا ایسا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق ہے، بلکہ ایسا شخص تو منافق ہے جو زبانی تو مسلمان ہونے کا دعوی کرتا ہے اور عملی طور پر اسلام کے بنیادی عقائد کا انکار کرتا ہو ایسے شخص یا جماعت کو تو قادیانیوں کی طرح غیر مسلم قرار دیدینا چاہیے۔ اللھم لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔ ❑

فرقہ اہل قرآن

بریلوی فرقہ مقلدین حضرات میں پیدا ہوا لیکن "فرقہ اہل قرآن" اہل حدیث یعنی غیر مقلدین حضرات میں پیدا ہوا، اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے شیخ محمد اکرام نے اپنی کتاب "موج کوثر" میں اور جناب فرمان علی نے اپنے مقالہ "سر سید احمد خان" میں کافی دلائل دیئے ہیں، یہ مقالہ "ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند" جلد ۹ میں شائع ہوا ہے۔

اس فرقہ کے بانی غلام نبی ہیں جو بعد میں عبد اللہ چکڑالوی کے نام سے مشہور ہوئے، یہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح پنجاب سے ابھرے اور لوگوں کو انکار حدیث کی دعوت دی اور مسائل شرعیہ میں صرف قرآن کو حجت ماننے کی تبلیغ کی، بعض تاجروں، جاہلوں اور عصری علوم کے حاملوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا۔ جب کچھ حامی و ہمدرد مل گئے تو عبد اللہ چکڑالوی نے اس جماعت کا نام "اہل الذکر و القرآن" رکھا، آگے چل کر یہی جماعت "اہل قرآن" کہلائی۔

یہ فرقہ امور شرعیہ میں احادیث کو حجت نہیں تسلیم کرتا صرف قرآن کریم کو اپنا رہنما و حجت مانتا ہے، جو امور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ان کو آپ کی وقتی رائے پر محمول کرتا ہے اور حاکم وقت کو پورا اختیار دیتا ہے کہ وہ جو چاہے حکم دے خواہ یہ حکم احادیث کے صراحۃً خلاف ہو البتہ قرآن حکیم سے اس کا تعارض نہ ہوتا ہو۔

اس فرقہ کے سلسلہ میں غلام مصطفےٰ صاحب یوں رقم طراز ہیں۔

"اس فرقہ کی شجر کاری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی سر سید احمد خاں ۱۸۱۷ - ۱۸۹۸ ء نے عمداً یا سہواً کی اور بعد کے لوگوں نے اس کی آبیاری کی یہاں تک کہ یہ ایک تناور درخت بن گیا اور آج پاکستانی مسلمانوں کے لئے ایک خلیج بنا ہوا ہے [۳۶]

استاذ فرمان علی لکھتے ہیں۔

"سر سید احمد خاں نے سر ولیم میور کی کتاب "Life of Mohammad" کے رد میں جو کتاب "خطبات احمدیہ" کے نام سے لکھی اس میں وہ بعض غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھے، اس کتاب میں انہوں نے تدوین حدیث کے سلسلہ میں بعض موضوع احادیث لکھ دی ہیں، ان کی اس طرح کی غلطیوں سے "اہل قرآن" فرقہ وجود میں آیا۔ اس فرقہ کے حامیوں نے جو کچھ بھی حدیث اور اس کی قطعیت کے انکار میں لکھا ہے وہ سب کا سب سر سید کے خیالات و افکار سے ماخوذ ہے جو انہوں نے

اپنی مختلف کتابوں میں ظاہر کئے ہیں {۴۷}
ڈاکٹر مصطفےٰ خاں اپنے مقالہ میں سرسید سے متعلق یوں لکھتے ہیں۔
"سرسید احمد خاں نے بعض صحیح احادیث کا عقلی معیار و پیمانہ پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے انکار کیا ہے، اس بات نے بعد میں آنے والے حضرات کے لئے تمام احادیث کا انکار کرنے کے لئے راستہ ہموار کردیا۔ اسی نظریہ کو مولوی چراغ علی نے اپنی کتاب "تحقیق الجہاد" میں تقویت پہنچائی، پھر بدقسمتی سے آگے چل کر اس فرقہ کو دو بڑے ادیبوں کا قلمی تعاون حاصل ہو گیا، ان میں سے ایک تو مولوی اسلم جیراجپوری (پیدائش ۱۲۹۹ھ) ہیں دوسرے چودھری غلام احمد پرویز ۱۹۳۰-1985ء ہیں ان دونوں نے فرقہ "اہل قرآن" کے خیالات وافکار کی خوب خوب ترویج و اشاعت کی۔ {۴۸}

نیاز فتحپوری ۱۸۷۷ - ۱۹۶۶ء مدیر ماہنامہ "نگار" لکھنؤ ثم کراچی نے بھی بہت سے مضامین انکار حدیث پر لکھے، جن کا تعاقب سید سلیمان ندوی اور مولانا عبدالماجد دریابادی نے کیا بالآخر نیاز فتحپوری کو توبہ نامہ شائع کرنا پڑا، لیکن ان کی یہ توبہ محض نمائشی تھی کیوں کہ اس کے باوجود وقتاً فوقتاً ان کے مضامین انکار حدیث پر رسالہ "نگار" میں آتے رہے۔ یہی نہیں بلکہ تمام منکرین حدیث میں آپ کی امتیازی شان یہ ہے کہ آپ قرآن کو نہ خدا کا کلام سمجھتے ہیں اور نہ منزل من اللہ بلکہ اسے ایک انسان کا کلام سمجھتے ہیں۔ اپنی کتاب من و یزداں صفحہ ۴۵ جلد اول میں لکھتے ہیں "کلام مجید کو نہ میں کلام خداوندی سمجھتا ہوں اور نہ الہام ربانی بلکہ ایک انسان کا کلام جانتا ہوں اور اس مسئلہ پر میں اس سے قبل کئی بار مفصل گفتگو کر چکا ہوں {۴۹}

عبداللہ چکڑالوی، مولوی چراغ علی، اسلم جیراجپوری، غلام احمد پرویز ۱۹۳۰ - ۱۹۸۵ نیاز فتحپوری کے علاوہ علامہ عنایت اللہ مشرقی ۱۸۸۸ - ۱۹۶۳ء ڈاکٹر غلام جیلانی برق (متوفی انھوں نے ۱۹۵۳ء میں اپنے خیالات وافکار سے رجوع کرلیا تھا ملاحظہ ہو ان کی کتاب "تاریخ حدیث" مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور) خواجہ احمد دین امرتسری (متوفی) اور حافظ عنایت اللہ اثری متوفی ۱۹۸۰ کا شمار بھی اس فرقہ کے مشہور لوگوں میں ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ بعض حضرات یہ ہیں حشمت علی لاہوری، مستری محمد رمضان گوجرانوالہ، محبوب شاہ گوجرانوالہ، خدا بخش، سید عمر شاہ گجراتی، سید رفیع الدین ملتانی وغیرہ {۵۰}

اس فرقہ کے خاص خاص عقائد یہ ہیں

(۱) جنت اور دوزخ کا مطلب دنیا کی خوش حالی اور بدحالی ہے اسی طرح آخرت کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار صرف دنیا کی خوش حالی یا بدحالی پر ہے جنت یا دوزخ کا مستقل کوئی وجود نہیں ہے۔ {۵۱}

(۲) فرشتے کوئی مخلوق نہیں ہیں بلکہ اس سے مختلف چیزیں مراد ہیں کہیں اس سے مراد انسان کے اندر موجود داخلی قوتیں اور کہیں خارجی قوائے فطرت اور کہیں طبعی تغیرات اور کہیں نفسیاتی محرکات وغیرہ ہیں۔ {۵۲} اسی طرح جن اور شیاطین سے مراد شر کی قوتیں ہیں۔

(۳) اہل قرآن حضرات تمام معجزات کے منکر ہیں خواہ وہ قران سے ثابت ہوں یا احادیث نبوی سے ثابت ہوں اور اس کے لیئے وہ قران کے معنوں میں تحریف کرنے سے بھی نہیں چوکتے مفہوم القرآن سے چند مثالیں ملاحظہ کریں۔

{الف} قالوا حرقوه وانصروا الهتكم ان كنتم فاعلين قلنا يانار كونى برداً وسلاماً علىٰ ابراهيم آیت ۶۸ و ۶۹ پارہ ۲۱ یعنی انھوں نے کہا تم لوگ اس کو جلادو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کرنے والے ہو۔ ہم نے حکم دیا اے آگ سرد ہوجا اور ابراہیم پر سلامتی ہوجا۔
پرویز صاحب اس آیت کا مفہوم اپنی کتاب "مفہوم القرآن" صفحہ ۷۴۱ میں یوں بیان کرتے ہیں "انھوں نے عوام کو مشتعل کیا اور کہا اگر تم میں کچھ ہمت ہے تو اٹھو اور اس شخص کو جس نے تمہارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے زندہ جلادو اور اس طرح اپنے دیوتاؤں کا بول بالا کرو وہ ابراھیم کے خلاف عداوت اور انتقام کی آگ یوں بھڑکا رہے تھے اور ہم ایسا انتظام کررہے تھے کہ اس آگ کے شعلے سرد پڑجائیں اور وہ ابراھیم کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں {۵۳}

{ب} سبحان الذى اسرىٰ بعبده ليلاً من المسجد الحرام الىٰ المسجد الاقصىٰ الذى باركنا حوله لنريه من آياتنا آیت ۱ پارہ ۱۷ یعنی وہ ذات پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں۔
پرویز صاحب اسکا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں "خدا کی سکیمیں اتنی بلند تر ہیں کہ وہ ان کے قیاس وگمان میں بھی نہیں آسکتیں چنانچہ وہ اپنی سکیم کے مطابق اپنے بندے کو راتوں رات بیت الحرام (مکہ) سے نکال کر (مدینہ کی) کشادہ سرزمین کی طرف لے گیا تاکہ اس دور دراز مقام میں جاکر نظام خداوندی کی تشکیل کرے ہم نے اس مقام اور اس کے گرد وپیش کو بڑا بابرکت بنایا ہے اس کی فضا آسمانی انقلاب کے لیئے بڑی سازگار ہے یہ سب کچھ اس لیئے کیا گیا ہے کہ خدا ان باتوں کو آشکارا کردے جن کا اتنے عرصہ سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے {۵۴}

(۴) اوقات نماز و ترکیب نماز نیز نماز کی تعداد اور رکعات کی تعداد حدیث سے ثابت ہے قرآن سے ثابت نہیں اس لیئے حکومت کو ان تمام چیزوں میں رد و بدل کرنے کا اختیار حاصل ہے اس سلسلہ میں قرآنی فیصلے صفحہ ۱۲ تا ۱۴ کا خلاصہ ملاحظہ ہو "تاہم اگر یہ قرآنی حکومت ان مسلمہ جزئیات یعنی نمازوں کی تعداد رکعات کی تعداد اوقات نماز اور ترکیب نماز میں کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس کرے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی {۵۵}

(۵) زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے جو اسلامی حکومت مسلمانوں سے وصول کرتی ہے اور چونکہ زکوٰۃ کا نصاب اور شرح زکوٰۃ قرآن نے متعین نہیں کی اس لیئے حکومت کو جتنی ضرورت ہو اسی اعتبار سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حق ہے۔ اسی طرح حکومت کے علاوہ کسی کو زکوٰۃ وصول کرنے کا حق نہیں گویا جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں وہاں زکوٰۃ بھی فرض نہیں۔
حکومت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرے خذ من اموالھم صدقۃ۔ آیت ۱۰۲ پارہ ۹ حتی کہ ان کارکنوں کا بھی ذکر ہے جو زکوٰۃ کی وصولی کے لیئے متعین کیئے جائیں گے والعاملین علیھا۔ آیت ۶۰ پارہ ۹ اس لیئے زکوٰۃ اس ٹیکس کے سوائے اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی اس لیئے کہ شرح زکوٰۃ کا انحصار ضروریات ملی پر ہے حتی کہ ہنگامی صورتوں میں وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو لہٰذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی {۵۶}

(۶) اہل قرآن کے نزدیک مرکز ملت کو دینی فرائض میں بھی حالات کے پیش نظر ہر قسم کی تبدیلی کرنے کا اختیار حاصل ہے خواہ یہ تبدیلی صراحۃً حدیث کے خلاف ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ان کے نزدیک سنت یا حدیث دین کا حصہ نہیں ہے اور نہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

"مرکز ملت" کی وضاحت حافظ اسلم صاحب جیراجپوری ان الفاظ میں کرتے ہیں
"قرآن میں اطاعت رسول کے جو احکام ہیں آپ کی ذات اور زندگی تک محدود نہیں ہیں بلکہ منصب امامت کے لیئے ہیں جس میں آنیوالے تمام خلفاء داخل ہیں ان کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے قرآن میں جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد امام وقت یعنی مرکز ملت کی اطاعت ہے جب تک رسول اللہ امت میں موجود تھے ان کی اطاعت اللہ اور رسول کی اطاعت تھی اور آپ کے بعد آپ کے زندہ جانشینوں کی اطاعت اللہ اور رسول کی اطاعت ہوگی اطاعت رسول کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کے بعد جو کوئی ان کے نام سے کچھ کہہ دے ہم اس کی تعمیل کرنے لگیں {۵۷}

(۷) عربی اور اردو کے تمام تراجم اور تفاسیر غلط ہیں کیونکہ یہ سب احادیث کی روشنی میں لکھے گئے ہیں غلام پرویز آیت نمبر ۳۴ پارہ نمبر چار کی تشریح میں لکھتے ہیں"

(الف) مروجہ تراجم سب غلط ہیں کیونکہ یہ عربی تفسیروں کا سا ہی مفہوم بیان کرتے ہیں

(ب) عربی کی تفسیریں بھی غلط ہیں کیونکہ وہ روایات کی تائید میں لکھی گئی ہیں

(ج) اور روایات بھی سب غلط ہیں اگر یہ صحیح ہوتیں تو رسول اللہ کو چاہئے تھا کہ ایک مستند نسخہ امت کے حوالہ کر جاتے جیسا کہ قرآن حوالہ کر گئے تھے لہذا اس آیت کا جو مفہوم یا تراجم یا تفسیریں خواہ کسی زبان کی ہوں اور یہ روایات جو پیش کرتی ہیں سب کچھ یکسر غلط ہے (۵۸)

اس فرقہ کی اسلامیات پر بہت سی کتابیں ہیں جنہوں نے سادہ لوح، کم پڑھے لکھے اور عصری علوم کے حامل افراد کو اپنا شکار بنایا۔ اس فرقہ کا مرکز لاہور پاکستان میں ہے اور پہلے سے زیادہ اپنی سرگرمیوں میں مشغول ہے۔ علامہ اقبال نے ۱۹۳۸ء میں وفات پائی تو ان کی یادگار کے طور پر سید نذیر نیازی نے ایک ماہنامہ طلوع اسلام جاری کیا تھوڑی ہی مدت بعد پرویز صاحب نے اس کی سرپرستی سنبھال لی اور تعلیمات اقبال کے علاوہ آہستہ آہستہ اس پرچہ کو اپنے افکار و نظریات کی نشرو اشاعت کا ذریعہ بنایا اور ۱۹۴۷ء میں پاکستان بنا تو آپ دہلی سے کراچی منتقل ہوئے کراچی آکر آپ نے اس ماہنامہ کو اب محض اپنے افکار کی اشاعت کے لیے مختص کر لیا ۱۹۵۸ء میں اس پرچہ سمیت لاہور گلبرگ کوٹھی نمبر بی ۲۵ میں منتقل ہوگئے (۵۹) اور تاحیات اس کے ناظم رہے سب سے زیادہ ان ہی کی لکھی ہوئی کتابیں ہیں جن میں قرآن کی تفسیر "مفہوم القرآن" تین حصہ بھی شامل ہے۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں ابلیس و آدم، معراج انسانیت، مطالب القرآن، تبویب القرآن، لغات القرآن چار حصے وغیرہ۔

اہل قرآن حضرات کی کتابوں پر گرفت کرنا آسان نہیں ہے اس کے لئے احادیث کا علم بہت ضروری ہے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ کہاں پر قرآن کی تفسیر یا قرآن کا مفہوم احادیث کے خلاف ہے۔ موجودہ دور میں یہ فرقہ "پرویزی گروپ" کے نام سے مشہور ہے، قادیانیوں کی طرح یہ فرقہ بھی غیر مسلم ہے۔

قادیانی فرقہ

قادیانی فرقہ پنجاب کے شہر" قادیان "کی طرف منسوب ہے جو اس فرقہ کے بانی و مؤسس مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۷ - ۱۹۰۸ء کی جائے پیدائش و مدفن ہے"ابتداء میں یہ آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں سے مباحثہ و مناظرہ کیا کرتے تھے اس میں ان کو توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ اس سے ان میں مزید ہمت اور خود اعتمادی پیدا ہو گئی، یہاں تک کہ چودہویں صدی کا آغاز ہوتے ہی پہلے تو انہوں نے" مجدد "ہونے کا دعوی کیا، پھر کچھ عرصہ کے بعد "مہدی موعود" ہونے کا دعوی کیا، پھر" مسیح موعود "ہونے کا دعوی کیا" پھر حضرت عیسی علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعوی کیا، ان کا ایک شعر ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

پھر سب سے آخر میں نبوت کا دعوی کیا "اور کہا کہ جو میری نبوت کا انکار کرتا ہے وہ مردود ہے اور اسلام سے خارج ہے، اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، اپنی نبوت کے اثبات کے لئے کئی کتابیں لکھیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

تریاق القلوب، حقیقۃ الوحی، توضیح المرام، دافع البلاء، کتاب الوصیہ، چشمہ معرفت، تجلیات الٰہیہ، دین الحق، مواہب الرحمن، ازالۃ الاوہام، القصیدہ الاعجازیہ، فتح الاسلام، آئینہ کمالات اسلام وغیرہ {۶۰}

ادھر چند سالوں سے ان کے بعض معتقدین ان کے اردو عربی ملفوظات واقوال "تفسیر قرآن "کے نام سے جمع کر رہے ہیں سورہ آل عمران تک کی تفسیر تین جلدوں میں میرے پاس ہے، اس کے علاوہ ایک تفسیر ان کے لڑکے اور خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد نے "تفسیر کبیر" کے نام سے لکھی ہے، مولوی شیر علی کا ایک ترجمہ قرآن بھی ہے،

قادیانی ترجمہ و تفسیر کا ذکر آیا ہے تو غلام احمد قادیانی کے چند تفسیری نمونے بھی ملاحظہ کرتے چلیں جو قرآن کی معنوی تحریف کے اعلی شاہکار ہیں۔

(۱) والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ہم یوقنون ○ سورہ البقرہ، آیت ۴ یعنی جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو کچھ آپ سے پہلے نبیوں پر نازل کیا گیا اور وہی لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

"آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن شریف کی وحی اور اس سے پہلے کی وحی پر ایمان لانے کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے ہماری وحی پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں، اسی امر پر توجہ کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء کے یکایک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آیہ کریمہ میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے "ما انزل الیک" سے قرآن شریف کی وحی اور "وما انزل من قبلک" سے انبیاء سابقین کی وحی اور "آخرۃ" سے مراد مسیح موعود کی (یعنی خود ان پر نازل ہونے والی) وحی ہے۔ آخرۃ کے معنی ہیں پیچھے آنے والی وہ پیچھے آنے والی چیز کیا ہے، سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ یہاں پیچھے آنے والی چیز سے مراد وہ وحی ہے جو قرآن کریم کے بعد نازل ہو گی کیوں کہ اس سے پہلے وحیوں کا ذکر ہے ایک وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی دوسری وہ جو آنحضرت صلعم سے قبل نازل ہوئی اور تیسری وہ جو آپ کے بعد آنے والی تھی۔ {۶۱}

(۲) وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ○ سورہ آل عمران، آیت ۹۷ یعنی لوگوں میں سے جو قدرت رکھتے ہوں ان پر حج فرض ہے "اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "ایک حج کا ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آجائے کہ وہ مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے اہل اسلام میں انتظار ہے تو بموجب صریح نص قرآنی اور احادیث کے وہ بغیر اس کی اجازت کے حج کو نہیں جاسکتا ہاں باجازت اس کے دوسرے وقت میں جاسکتا ہے۔ {۶۲}

(۳) واحل اللہ البیع وحرم الربو ○ سورہ البقرہ، آیت ۲۷۵ یعنی اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں

قرآن شریف کے مفہوم کے موافق جو حرمت ہے وہ یہی ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے اگر خرچ ہو تو حرام ہے۔ یہ بھی یاد رکھو جیسے سود اپنے لئے درست نہیں کسی اور کو اس کا دینا بھی درست نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ایسے مال کا دینا درست ہے اور اس کا طریق یہی ہے کہ وہ صرف اشاعت اسلام میں خرچ ہو اس کی ایسے مثال ہے جیسے جہاد ہو رہا ہو اور گولی بارود کسی فاسق فاجر کے ہاں ہو اس وقت محض اس خیال سے رک جانا کہ یہ گولی بارود مال حرام ہے ٹھیک نہیں بلکہ مناسب یہی ہو گا کہ اس کو خرچ کیا جاوے، اس وقت تلوار کا جہاد تو باقی نہیں رہا اور خدا نے اپنے فضل سے ہمیں ایسی گورنمنٹ دی ہے جس نے ہر ایک قسم کے مذہبی آزادی عطا کی ہے، اب قلم کا جہاد باقی ہے اس لئے اشاعت دین میں ہم اس کو خرچ کر سکتے ہیں۔ {۶۳}

(۴) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ○ سورہ الفتح، آیت ۲۸ یعنی وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول محمد کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دین پر غالب کر دے۔

غلام احمد قادیانی کہتے ہیں اس آیت میں رسول سے مراد میں ہوں {۶۴}

(۵) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○ سورہ الفتح، آیت ۲۹ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے لیئے سخت ہیں آپس میں ایک دوسرے کے لیئے رحم دل ہیں۔

مرزا صاحب اس آیت کی تشریح میں کہتے ہیں۔

اس آیت میں محمد سے مراد میں ہوں اس آیت میں اللہ تعالی نے مجھے محمد اور رسول کہہ کر مخاطب کیا ہے جیسا کہ اور دوسری آیتوں میں مجھے محمد سے مخاطب کیا ہے۔ {۶۵}

(۶) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ○ سورہ الانبیاء آیت ۱۰۷ یعنی ہم نے آپ کو سارے عالموں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، مرزا صاحب فرماتے ہیں یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ {۶۶}

اب آئیے ایک نظر غلام احمد قادیانی کے غلط عقائد وافکار پر بھی ڈال لیں جو اسلامی عقائد کے بالکل خلاف ہیں اور ان کو اسلام سے خارج کرنے کے لیئے کافی ہیں۔

(۱) اللہ تعالی نے مجھ سے کہا ہے انت من ماء نا وھم من فشل یعنی تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے۔ {۶۷} یہاں ماء سے مراد منی ہے جیسا کہ عبارت کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے عربی زبان میں ماء کا لفظ منی کے لیئے بھی استعمال ہوتا ہے قرآن وحدیث میں بھی منی کے معنی میں استعمال ہوا ہے آیت ہے الم نخلقکم من ماء مھین ○ سورہ المرسلات آیت ۲۰ یعنی کیا ہم نے تم کو بے قیمت پانی سے نہیں پیدا کیا۔

(۲) اللہ نے مجھے یہ کہہ کر مخاطب کیا ہے اسمع یا ولدی یعنی سن اے میرے بیٹے۔ {۶۸}

(۳) اور فرمایا ہے یا شمس یا قمر انت منی [illegible] منک یعنی اے سورج اے چاند تو مجھ سے ہے میں تجھ سے۔ {۶۹}

(۴) غلام احمد قادیانی اپنی نبوت کے بارے میں لکھتے ہیں انعام خداوندی ہے کہ انبیاء آتے رہیں اور ان کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور یہ اللہ کا قانون ہے جسے تم توڑ نہیں سکتے۔ {۷۰}

(۵) اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ {۷۱}

(۶) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ {۷۲} اور خدا تعالی نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت بھی ثابت ہو سکتی ہے ----- لیکن پھر

بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ [۷۳]

(۷) اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزء سے کم نہیں ہو گا۔ [۷۴]

(۸) مجھے اپنی وحی پر ویسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن حکیم پر [۷۵]

یہ تو محض چند مثالیں ہیں اگر تفصیل مطلوب ہو تو حوالہ میں دی گئی کتابیں ملاحظہ کریں

۱۹۱۸ء میں یہ جماعت دو فرقوں میں بٹ گئی۔ قادیانی فرقہ اور لاہوری یا احمدی فرقہ، قادیانی فرقہ کا مرکز ربوہ ضلع جھنگ میں ہے۔ لاہوری فرقہ کی بنیاد خواجہ کمال الدین اور محمد علی لاہوری نے رکھی، اس کا مرکز "احمدیہ انجمن اشعت اسلام" کے نام سے لاہور میں ہے اس کی طرف سے مختلف کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ محمد علی لاہوری خود کئی کتابوں کے مصنف ہیں جس میں قرآن کا انگریزی ترجمہ و تفسیر ""THE HOLY QURAN" اور اردو کا ترجمہ و تفسیر "بیان القرآن" کے نام سے مشہور ہے۔ اس انجمن کے زیر اہتمام کئی ادارے یورپ و افریقہ میں مشنری طرز پر کام کر رہے ہیں۔ قادیانی جماعت بھی مشنری معاملات میں بہت مستعد ہے، اس مشنری نے بھی دنیا بھر میں اپنے مرکز قائم کر رکھے ہیں جو تبلیغ میں دن رات مصروف ہیں" [۷۶] پاکستان سے باہر دونوں فرقے احمدی مسلمان کہلاتے ہیں۔ قادیانی علماء میں سے چند مشہور حضرات یہ ہیں، مرزا بشیر الدین، محمود احمد، مرزا نور الدین، مولوی صدر الدین، ڈاکٹر بشارت احمد، محمد توب بیگ وغیرہ۔

بھٹو کے دور حکومت میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کی دونوں جماعتوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے، اس کے بعد ہی "رابطہ عالم اسلامی" مکہ مکرمہ سعودی عرب نے بھی دونوں جماعتوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

صدر ضیاء الحق نے اپنے دور حکومت میں اس فرقہ کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی تھی مگر بے نظیر بھٹو نے آتے ہی اس فرقہ کو کھلی چھٹی دیدی حتی کہ قادیانیوں نے چند ماہ پہلے بڑی دھوم دھام سے اس کا "جشن طلائی" منایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب بے نظیر کی حکومت بھی ختم ہو چکی ہے اب دیکھئے نواز شریف کی حکومت کا قادیانیوں کے ساتھ کیا رویہ رہتا ہے۔

یہ مختلف فقہی مسالک اور ہند و پاک میں جنم لینے والے اسلامی فرقوں اور جماعتوں کا مختصر تعارف ہے تاکہ ایک عام پڑھا لکھا شخص بھی ان سے واقف رہے اور لاعلمی کی وجہ سے دھوکہ نہ کھائے اور صراط مستقیم سے نہ بھٹک جائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

مراجع و مصادر

{۱} متحدہ ہندوستان مراد ہے۔

{۲} حنفی مسلک کی کتب فتاوی اور ان کی شروح و حواشی کے لیئے دیکھئے "الثقافۃ الاسلامیۃ فی الھند" از مولانا عبدالحیٔ حسنی صفحہ ۱۰۵ تا ۱۸۱ مطبوعہ دمشق ۱۹۵۸ء

{۳} حوالہ سابق صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴ اور ۱۳۵ تا ۱۳۹ سے ماخوذ، نیز دیکھیئے کتاب موج کوثر صفحہ ۶۵ و ۷۰ مطبوعہ ۱۹۷۹ء لاہور۔

{۴} تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ فی الھند از مسعود الندوی صفحہ ۱۵۳ تا ۱۵۶ مطبوعہ دار العروبۃ۔

{۵} الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند ص ۱۰۳ تا ۱۰۴

{۶} تفصیل کے لیئے دیکھئے اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش از پروفیسر یوسف سلیم چشتی مطبوعہ لاہور نیز دیکھئے شریعت و طریقت از عبدالرحمن کیلانی مطبوعہ لاہور۔

{۷} موج کوثر از شیخ محمد اکرام صفحہ ۷۰ مطبوعہ لاہور

{۸} نزھۃ الخواطر صفحہ ۳۹ ۔ ۴۰ مطبوعہ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ حیدر آباد دکن

{۹} دامان باغ سبحان السبوح از احمد رضا خاں صفحہ ۱۳۵ و ۱۳۶ مطبوعہ پاکستان بحوالہ بریلویت ۔ تاریخ و عقائد از احسان الہی ظہیر صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنۃ لاہور

{۱۰} فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۳ بحوالہ بریلویت ص ۲۶۳

{۱۱} فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۲۱ بحوالہ سابق

{۱۲} احکام شریعت از احمد رضا خاں ص ۱۲۴ بحوالہ بریلویت ص ۲۸۹

{۱۳} فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۳۶ بحوالہ بریلویت ص ۲۷۷

{۱۴} فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۸۲

{۱۵} تجانب اہل السنۃ از جناب برکاتی ص ۹۰ بحوالہ بریلویت ص ۲۸۰

{۱۶} ملفوظات بریلوی ص ۲۰۱ بحوالہ سابق

{۱۷} اسلامی انسائیکلوپیڈیا از سید قاسم محمود صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی

{۱۸} خالص الاعتقاد از احمد رضا خاں ص ۳۸ بحوالہ بریلویت ص ۱۵۶

{۱۹} الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفی از نعیم الدین مراد آبادی ص ۱۳ بحوالہ بریلویت ص ۱۵۷

{۲۰} تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر از احمد سعید کاظمی ص ۶۵ بحوالہ بریلویت ص ۱۵۷

{۲۱} خالص الاعتقاد ص ۲۸ بحوالہ بریلویت ۱۵۸۔

{۲۲} خالص الاعتقاد ص ۵۳ و ۵۴ بحوالہ بریلویت ص ۱۶۵

{۲۳} تسکین الخواطر ص ۵ و ص ۹۰ بحوالہ بریلویت ص ۱۹۹
{۲۴} خالص الاعتقاد ص ۳۹ بحوالہ بریلویت ص ۱۹۹
{۲۵} بریلویت ص ۱۹۱
{۲۶} ملفوظات احمد رضا ص ۱۱۳ بحوالہ بریلویت ص ۱۹۱ و ۱۹۲
{۲۷} بریلویت ص ۱۹۲
{۲۸} بریلویت ص ۱۹۳
{۲۹} مواعظ نعیمیہ از احمد یار خاں ص ۱۴ بحوالہ بریلویت ص ۱۸۲
{۳۰} نفی الفیئ عمن انار بنورہ کل شیئ از احمد رضا خاں ص ۲۲۴ بحوالہ بریلویت ص ۱۸۸
{۳۱} بریلویت ص ۱۸۸
{۳۲} الامن العلی ص ۱۰۵ بحوالہ بریلویت ص ۱۲۶
{۳۳} فتاوی رضویہ ص ۵۷۷ ج ۱ بحوالہ بریلویت ص ۱۲۶
{۳۴} بہار شریعت از امجد علی ص ۱۵ ج ۱ بحوالہ بریلویت ص ۱۲۸
{۳۵} مختصر التحفۃ الاثنی عشرۃ از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی صفحہ ۵۴ مطبوعہ دار الافتاء الریاض ۱۴۰۴ھ
{۳۶} حوالہ سابق صفحہ ۱۰ تا ۲۱
{۳۷} حوالہ سابق صفحہ ۳۰ اور ۵۰
{۳۸} ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ از محمد منظور نعمانی ناشر الفرقان بکڈپو ۱۳ نیا گاؤں مغربی لکھنؤ
{۳۹} ایرانی انقلاب صفحہ ۱۴۱
{۴۰} مختصر التحفۃ الاثنی عشرۃ صفحہ ۵۰ از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
{۴۱} ایرانی انقلاب ص ۲۲۳
{۴۲} ایرانی انقلاب ص ۱۳۰
{۴۳} ایرانی انقلاب صفحہ ۸۹
{۴۴} ایرانی انقلاب صفحہ ۲۲۶ و ۲۲۷
{۴۵} ایرانی انقلاب صفحہ ۲۲۹ و ۲۳۰
{۴۶} تاریخ ادبیات مسلمانان ہند و پاکستان صفحہ ۱۵۴ جلد ۹
{۴۷} حوالہ سابق ص ۱۰۴ ج ۹
{۴۸} حوالہ سابق ص ۱۵۴ ج ۹
{۴۹} آئینہ پرویزیت صفحہ ۱۰۵ از عبد الرحمن کیلانی مطبوعہ مکتبۃ السلام وسن پورہ گلی نمبر ۲۰ لاہور
{۵۰} آئینہ پرویزیت ص ۱۰۲ تا ۱۱۴

{۵۱} آئینہ پرویزیت ص ۸۷۳ تا ۸۷۷
{۵۲} آئینہ پرویزیت ص ۸۵۸ تا ۸۶۲
{۵۳} آئینہ پرویزیت ص ۸۹۵ مزید تفصیل کے لیئے دیکھیئے ص ۸۹۲ تا ۹۱۹
{۵۴} آئینہ پرویزیت ص ۹۱۶
{۵۵} آئینہ پرویزیت ص ۳۳۵
{۵۶} آئینہ پرویزیت ص ۳۴۵
{۵۷} آئینہ پرویزیت ص ۲۳۸ و ۲۳۹
{۵۸} آئینہ پرویزیت ص ۱۹۱
{۵۹} آئینہ پرویزیت ص ۱۱۲
{۶۰} الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۱
{۶۱} تفسیر سورہ البقرہ از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۶۳ مطبوعہ ادارہ دارالمصنفین ربوہ پاکستان
{۶۲} تفسیر سورہ ال عمران والنساء از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۳۴ مطبوعہ ادارہ دارالمصنفین ربوہ پاکستان
{۶۳} حوالہ سابق صفحہ نمبر ۳۸۷ و ۳۸۸
{۶۴} القادیانیہ دراسات و تحلیل عربی از مولانا احسان الٰہی ظہیر صفحہ ۸۶ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ لاہور پاکستان
{۶۵} حوالہ سابق صفحہ ۸۵
{۶۶} حوالہ سابق صفحہ ۸۶
{۶۷} مرزائیت اور اسلام از مولانا احسان الٰہی ظہیر صفحہ ۳۶ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ لاہور پاکستان بحوالہ انجام آتھم از غلام احمد قادیانی ص ۵۵
{۶۸} مرزائیت ص ۳۶ بحوالہ البشریٰ جلد اول ص ۴۹ از غلام احمد قادیانی
{۶۹} مرزائیت ص ۳۶ بحوالہ حقیقۃ الوحی ص ۷۳ از غلام احمد قادیانی
{۷۰} مرزائیت ص ۴۲ بحوالہ لیکچر سیالکوٹ ص ۲۲ از غلام احمد قادیانی
{۷۱} مرزائیت ص ۴۲ بحوالہ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۸ از غلام احمد قادیانی
{۷۲} مرزائیت ص ۴۲ بحوالہ دافع البلاء ص ۱۰ و ۱۱ از غلام احمد قادیانی
{۷۳} مرزائیت ص ۴۳ بحوالہ چشمہ معرفت ص ۳۱۷ از غلام احمد قادیانی
{۷۴} مرزائیت ص ۵۴ بحوالہ حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ از غلام احمد قادیانی
{۷۵} مرزائیت ص ۴۸ بحوالہ تبلیغ رسالت ص ۶۴ جلد ۶ از غلام احمد قادیانی
{۷۶} اسلامی انسائیکلوپیڈیا از سید قاسم محمود صفحہ ۱۲۲-۱۲۳ مطبوعہ شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آفسیٹ طباعت کی دنیا میں ایک نیا انقلاب

کمپیوٹر کے ذریعہ اردو کتابت اور عربی وانگریزی کمپوزنگ

آپ کو اب نہ تو کاتبوں کے گھر چکر لگانے کی ضرورت ہے، اور نہ کاتبوں کے وعدہ فردا کے انتظار کی ضرورت ہے، اور نہ کتابت کے لیئے زیادہ وقت کی ضرورت ہے۔

ہم کمپیوٹر کے ذریعہ اردو کی کتابت، اور عربی وانگریزی کی کمپوزنگ، انتہائی سرعت کے ساتھ، کم وقت میں کرتے ہیں، اور یہ کتابت یا کمپوزنگ، آپ کی مرضی کے مطابق آرٹ پیپر، یا بٹر پیپر، یا فلم پر ہوتی ہے۔

غلطیوں کی اصلاح، مضمون میں کمی بیشی، خواہ وہ ایک لفظ کی ہو، یا ایک صفحہ کی، بغیر کسی دشواری کے ممکن ہے، ساتھ ہی اردو تحریر کے درمیان قران کی آیتیں اور حدیثیں عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہیں اس کے علاوہ اردو یا عربی عبارت کے درمیان انگریزی الفاظ، یا جملے، یا اقتباسات، لکھنے کی بھی سہولت ہے۔

چھوٹے چھوٹے پمفلٹ، لیف لیٹ، اشتہارات، لیٹر پیڈ اور لفافوں پر پتہ وغیرہ کی فوری طباعت کا بھی انتظام ہے۔ اس کی طباعت کے لیئے آپ کو پریس جانے کی ضرورت نہیں ہے، ہم چند گھنٹوں میں جدید ترین کمپیوٹر کے ذریعہ کتابت بھی کرتے ہیں، اور اعلیٰ ترین لیزر پرنٹر کے ذریعہ طباعت بھی کرتے ہیں۔

اگر آپ کاتبوں کے وعدہ فردا سے پریشان ہیں تو ایک بار ہم کو خدمت کا موقع دیں، رابطہ کے لیئے یہ پتہ یاد رکھیں۔

کمپیوٹر اردو کتابت سنٹر

"ندوی منزل" ندوہ روڈ، لکھنؤ

مولف کا تعارف چند سطور میں

نام   سید محمد عبدالرشید ندوی

پیدائش   چار جون ۱۹۵۳ء ضلع کانپور

تعلیم

(۱) "عالمیت" فرسٹ ڈویژن ۱۹۷۱ء دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

(۲) "فضیلت" سکنڈ ڈویژن ۱۹۷۳ء دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

(۳) "فاضل ادب" فرسٹ ڈویژن ۱۹۷۴ء لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ۔

(۴) "بی۔اے" فرسٹ ڈویژن (میرٹ لسٹیڈ) ۱۹۷۶ء لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ۔

(۵) "بی۔اے" آنرز فرسٹ ڈویژن ۱۹۷۷ء لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ۔

(۶) "ایم۔اے" (فرسٹ ایر) ۱۹۷۹ء جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، الریاض۔

علمی مشاغل

(۱) ۱۹۶۸ء سے مختلف اخبارات ورسائل میں مضامین لکھتے رہے جن میں ماہنامہ "فاران" لندن، روزنامہ "جنگ" کراچی، پندرہ روزہ "تعمیر حیات" ندوۃ العلماء لکھنؤ، ماہنامہ "ھدی" ڈائجسٹ دہلی، ماہنامہ "الحسنات" ڈائجسٹ رامپور، ماہنامہ "محکمات" جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کانپور وغیرہ قابل ذکر ہیں، دو اردو اور ایک عربی کتاب کے مولف ہیں۔

(۲) جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کانپور کے ترجمان ماہنامہ "محکمات" کے معاون مد

(۳) دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۷ء تک عربی کی تعلیم دیتے

موجودہ مشغلہ

ستمبر ۱۹۸۰ء سے سعودی عرب کی وزارۃ الدفاع والطیران ریاض کے ش
کام کرتے رہے، پھر ۱۹۸۹ء میں نیوی کے ہیڈ کوارٹرز (ROYAL- SAUDI-
NAVAL-FORCES -HEAD -QUARTERS) کے شعبہ کمپیوٹر میں منتقل ہوگئے، اور
تاحال وہیں کام کر رہے ہیں۔